کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ ہر سال دیوبندی وہابیوں کی طرف سے ایک پوسٹ سوشل میڈیا میں عام ہوتی ہے کہ

حضور علیہ السلام کی زندگی میں بارہ ربیع الاول اتنی مرتبہ آیا انہوں نے کبھی میلاد نہیں منایا...!!! حضرت ابو بکر صدیق کی زندگی اور فلاں، فلاں صحابی کی زندگی میں اتنی مرتبہ آیا انہوں نے نہیں منایا...!!! اب اہل سنت منانا شروع ہوگئے اس لیے یہ **بدعت** ہے۔

دیوبندی وہابی کہتے ہیں کہ "**جو کام صحابہ نے نہیں کیا وہ بدعت ہے اور مسلمانوں کو قرآن وحدیث اور علمائے اسلاف** (جو مستند علماء گزر چکے ہیں، ان) **کی پیروی کرنی چاہیے۔**" آپ اس حوالے سے کیا فرماتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوہاب اللّٰھُمَّ ھدایۃ الحق والصواب

کاش کہ دیوبندی، وہابی سیرت کانفرنس کرتے وقت بھی یہی **خودساختہ اصول** اپنالیں اور ہمیں بتادیں کہ "**سیرت کانفرنس کتنی مرتبہ حضور علیہ السلام نے اپنی زندگی میں منعقد کی ہے اور صحابہ کرام میں سے کون کون یہ کرتا رہا ہے؟**"

اگر یہ اصول اپنایا جائے کہ "جو کام حضور علیہ السلام یا صحابہ نے نہیں کیا وہ ناجائز وبدعت ہے" تو اس دور کے درجنوں اعمال ناجائز وبدعت ہوں گے جو وہابی دیوبندی بھی کررہے ہیں جیسے رمضان المبارک میں شبینہ، ستائیسویں کا ختم، ختمِ بخاری، سالانہ دستارِ فضیلت کے اجتماعات، اپنی اپنی مذہبی تحریکوں کی جھنڈے، جمعہ کا اردو بیان، مسجدوں کی گنبد و مینار وغیرہ

دراصل وہابی دیوبندیوں نے اپنی عوام کو بے وقوف بنانے کے لیے یہ حربہ استعمال کیا ہے کہ جو کام انہوں نے نہ کرنا ہو بالخصوص جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر بزرگ ہستیوں کی تعظیم کا پہلو ہو اسے شرک بدعت کہہ دو...!!!...اور اس پر خودساختہ اصول لاگو کردو اور جب اسی طرح کے کام خود کرنے ہوں تو اسے جائز کہہ دو اور اپنے اصول بھول جاؤ...!!!

یہ اصول تو کسی حدیث میں نہیں کہ جس فعل پر حدیث نہ ہو وہ ناجائز و بدعت ہے بلکہ یہ اصول احادیث میں ہے کہ جو فعل قرآن وحدیث میں حرام ہے فقط وہی حرام ہے۔ جس کی حرمت قرآن وسنت سے ثابت نہیں وہ جائز ہے۔

چودہ صدیوں میں کسی بھی مستند عالم سے یہ بات ثابت نہیں کہ جو کام حضور علیہ السلام یا صحابہ کرام نے نہ کیا ہو وہ بدعت ہے بلکہ علمائے اسلاف سے واضح طور پر کئی نیک کام بشمول میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بدعت حسنہ ہونا ثابت ہے۔ **فقہائے کرام نے صراحت کی ہے کہ بغیر دلیل کسی فعل کو مکروہ کہنا درست نہیں چہ جائیکہ کسی فعل کو بغیر دلیل شرک وبدعت کہا جائے۔**

کسی چیز کے حلال وحرام ہونے کا اصول...احادیث کی روشنی میں:

ابن ماجہ اور **جامع ترمذی** کی حدیث پاک ہے:"عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمْنِ وَالجُبْنِ وَالفِرَاءِ، فَقَالَ: الحَلَالُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ، وَالحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ"ترجمہ: سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گھی، مکھن اور گدھے کی کھال کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: حلال وہ ہے جو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال کیا اور حرام وہ ہے جو اللہ نے اپنی کتاب میں حرام بتایا اور جس سے سکوت فرمایا وہ معاف ہے (یعنی جائز ہے۔)

(جامع الترمذی ابواب اللباس، باب ماجاء في لبس الفراء، ج3، ص272، دار الغرب الاسلامي بيروت)

سنن دار قطنی میں حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "إِنَّ اللَّهَ عزوجل فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوهَا وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَهِكُوهَا وَحَدَ حُدُودًا فَلَا تَعْتَدُوهَا وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبحَثُوا عَنْهَا"ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ نے کچھ باتیں فرض کیں انہیں ہاتھ سے نہ جانے دو اور کچھ حرام فرمائیں اُن کی حرمت نہ توڑو اور کچھ حدیں باندھیں اُن سے آگے نہ بڑھو اور کچھ چیزوں سے بھولے بغیر سکوت (کوئی حکم نہیں) فرمایا اُن میں بحث نہ کرو۔(سنن الدار قطنی، کتاب الرضاع ، ج 5، ص 325، موسسة الرسالة، بيروت)

ردالمحتار میں ہے:"ثبوت الكراهة إذ لا بد لها من دليل خاص "ترجمہ: مکروہ ثابت کرنے کے لئے دلیل خاص کی ضرورت ہوتی ہے۔(رد المحتار علی الدر المختار،کتاب الطهارة،سنن الوضوء ،جلد1،صفحة124، دار الفكر،بيروت)

باقی یہ بات تو دیوبندی، وہابیوں کی درست ہے کہ "علمائے اسلاف کے پیچھے چلنا چاہیے "اور حدیث پاک میں بھی یہ اصول بتایا گیا کہ جب اختلاف ہو تو بڑے گروہ کی پیروی کرو چنانچہ سنن ابن ماجہ میں ابن ماجۃ محمد بن یزید القزوینی (سالِ وفات:273ھ) رحمۃ اللہ علیہ حدیث پاک روایت کرتے ہیں کہ مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:"إِنَّ أُمَّتِي لَا تَجْتَمِعُ عَلَى ضَلَالَةٍ، فَإِذَا رَأَيْتُمُ اخْتِلَافًا فَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ"ترجمہ: میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہو گی۔ جب تم اختلاف دیکھو تو تم پر بڑے

گروہ کی اتباع لازم ہے۔(ابن ماجه،کتاب الفتن ،باب السواد الأعظم،جلد2،صفحة1303،دار إحياء الکتب، الحلبی)

اسلاف کی پیروی اور امت مسلمہ سے اتحاد کی خوبی الحمدللہ عزوجل اہل سنت میں پائی جاتی ہے ، دیوبندی وہابیوں میں نہیں۔ دیگر عقائد و نظریات کو چھوڑ کر اگر ہم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی لے لیں تو اس سے ہی واضح ہو جاتا ہے کہ میلاد منانے میں ہم علمائے اسلاف سمیت پوری دنیا کے مسلمانوں کے ساتھ ہم کھڑے ہیں اور میلاد کو بدعت کہنے والے دیوبندی وہابی تن تنہا ہیں۔ اگر میلاد شریف منانا "ناجائز و بدعت" ہوتا تو اللہ و رسول اس سے منع ضرور فرماتے کہ مسلم دنیا کی اکثریت بشمول بڑے بڑے علماء اس میں مبتلا ہیں۔ اگر میلاد بدعت ہے تو اس وقت اور سابقہ سالوں میں امت مسلمہ کی اکثریت بدعتی ہوئی جبکہ مذکورہ حدیث میں صراحت ہے کہ امت کی اکثریت گمراہی پر جمع نہیں ہو سکتی۔

مستند علمائے کرام -جن کو وہابی بھی مانتے ہیں- انہوں نے مُرَوَّجہ میلاد شریف کو "بدعت حسنہ" فرمایا اور اسے جائز ثابت کرنے کے ساتھ اس کے فضائل و برکات بھی ارشاد فرمائے ہیں۔

[1]**امام جلال الدین سیوطی** اپنی کتاب "الحاوی للفتاوی" میں میلاد شریف کے متعلق لکھتے ہیں:"سئل شيخ الإسلام حافظ العصر أبو الفضل ابن حجر عن عمل المولد، فأجاب بما نصه : أصل عمل المولد بدعة لم تنقل عن أحد من السلف الصالح من القرون الثلاثة ، ولكنها مع ذلك قد اشتملت على محاسن وضدها، فمن تحرى فى عملها المحاسن وتجنب ضدها كان بدعة حسنة وإلا فلا"ترجمہ: شیخ الاسلام حافظ العصر ابو الفضل ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ سے میلاد شریف میں ہونے والے افعال کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اصل میں میلاد بدعت ہے کہ قرون ثلاثہ کے سلف صالحین سے منقول نہیں ہے، لیکن یہ اچھے اور ناپسندیدہ افعال پر مشتمل ہے اگر کوئی میلاد میں اچھے اعمال کرے اور غیر شرعی افعال (جیسے گانے باجے، میوزک والی نعتیں، ذکر والی نعتیں وغیرہ) سے بچے تو میلاد بدعت حسنہ ہے ورنہ نہیں۔

(الحاوي للفتاوي بحواله ابن حجر، حسن المقصد فی عمل المولد، جلد1، صفحة 229، دار الفکر ، بیروت)

[2]**امام نورالدین حلبی** رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْه[3]امام ابن حجر ہیتمی اور[4]امام نووی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْهِمَا کے حوالے سے "إنسان العيون" میں لکھتے ہیں:

"وقد قال ابن حجر الهيتمي: والحاصل أن البدعة الحسنة متفق على ندبها، وعمل المولد واجتماع الناس له كذلك أي بدعة حسنة، ومن ثم قال الإمام أبو شامة شيخ الإمام النووي: ومن أحسن ما ابتدع في زماننا ما يفعل كل عام في اليوم الموافق ليوم مولده صلى الله عليه وسلم من الصدقات والمعروف وإظهار الزينة والسرور، فإن ذلك مع ما فيه من الإحسان للفقراء مشعر بمحبته صلى الله عليه وسلم وتعظيمه في قلب فاعل ذلك، وشكر الله على ما منّ به من إيجاد رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي أرسله رحمة للعالمين"ترجمہ: ابن حجر ہیتمی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: خلاصہ کلام

یہ ہے کہ بدعت حسنہ کے مستحب ہونے پر اہل علم کا اتفاق ہے۔ میلاد شریف کرنا اور اس کے لئے لوگوں کا اجتماع بھی بدعتِ حسنہ ہی ہے۔ اسی وجہ سے امام نووی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے شیخ امام ابو شامہ نے فرمایا کہ ہمارے زمانے میں لوگوں نے جو اچھے کام شروع کئے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ لوگ ہر سال میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دن صدقات کرتے ہیں، نیک اعمال کرتے ہیں، خوشی اور زینت کا اظہار کرتے ہیں؛ کیونکہ اس میں غریب مسلمانوں سے احسان و بھلائی کرنے کے ساتھ ساتھ یہ اعمال اس کرنے والے کے دل میں حضور علیہ السلام کی محبت و عظمت ہونے کی علامت ہے اور اللہ عزوجل کا شکر ادا کرنا ہے کہ اس نے ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات جیسی نعمت عطا فرمائی جنہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔

(إنسان العيون، باب تسميته صلى الله عليه وسلم محمدا وأحمد، جلد1، صفحة 123، دار الكتب العلمية ، بيروت)

[5]امام ابو الخیر سخاوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه تحریر فرماتے ہیں:

"لم يفعله أحد من السلف في القرون الثلاثة، وإنما حدث بعد، ثم لا زال أهل الإسلام من سائر الأقطار والمدن يشتغلون فی شهر مولده صلى الله عليه ووسلم بعمل الولائم البديعة المشتملة على الامور البهجة الرفيعة ويتصدقون فی لياليه بأنواع الصدقات ويظهرون السرورَ ويزيدون فی المبرات ويهتمون بقراءة مولده الكريم ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم" ترجمہ: میلاد شریف تینوں زمانوں میں کسی نے نہ کیا بعد میں ایجاد ہوا پھر اہل اسلام تمام اطراف و اقطار اور شہروں میں بماہ ولادت رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عمدہ اعمال پر مشتمل محافل منعقد کرتے ہیں اور اس ماہ مبارک کی راتوں میں قسم قسم کے صدقات اور فرحت و سرور کا اظہار کرتے ہیں، زیادہ سے زیادہ نیکیاں بجالاتے ہیں، اور ولادتِ مصطفیٰ کا تذکرہ کرنے کا باقاعدہ اہتمام کرتے ہیں اور اس کی برکت سے ان پر فضل عظیم ظاہر ہوتا ہے۔

(إنسان العيون بحوالة السخاويّ، جلد1، صفحة 83، المكتبة الإسلامية ، بيروت)

دیوبندی وہابیوں کا ہر سال ایک لسٹ بنانا کہ فلاں کی زندگی میں اتنی مرتبہ بارہ ربیع الاول آئی اس نے نہیں منایا وغیرہ یہ **ان کی جہالت ہے**، یہ لسٹ "سیرت کانفرنس" کے متعلق یہ کیوں نہیں بناتے کہ فلاں کی زندگی کے اتنے سال تھے اس نے کتنی مرتبہ سیرت کانفرنس کا جلسہ کیا...؟؟!!

وہابیوں کے جواب میں چند علمائے اسلاف کے حوالہ سے ایک لسٹ ملاحظہ ہو:

(1)...ابو الفرج عبد الرحمٰن امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 508ھ میں ہوئی اور وفات 597ھ میں، کل 89 سالہ زندگی میں ان سے ایک مرتبہ بھی سیرت کانفرنس ثابت نہیں البتہ میلاد ثابت ہے۔ (ملاحظہ ہو: بیان المیلاد النبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

(2)...امام نووی کے شیخ امام ابو شامہ عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 599ھ میں ہوئی اور وفات 665ھ میں کل 66 سالہ زندگی میں ان سے ایک مرتبہ بھی سیرت کانفرنس ثابت نہیں البتہ میلاد ثابت ہے۔ (ملاحظہ: الباعث علی انکار البدع والحوادث)

(3)...اِمام شمس الدین الذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 673ھ میں ہوئی اور وفات 748ھ میں کل 75 سالہ زندگی میں ان سے ایک مرتبہ بھی سیرت کانفرنس ثابت نہیں البتہ میلاد ثابت ہے۔(ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء)

(4)...اِمام تقی الدین ابوالحسن السبکی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 683ھ میں ہوئی اور وفات 756ھ میں کل 73 سالہ زندگی میں ان سے ایک مرتبہ بھی سیرت کانفرنس ثابت نہیں البتہ میلاد ثابت ہے۔ (ملاحظہ ہو: روح البیان)

(5)...سلطان صلاح الدین ایوبی کے بہنوئی شاہ ابوسعید المظفر رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 549ھ میں ہوئی اور وفات 630ھ میں کل 81 سالہ زندگی میں ان سے ایک مرتبہ بھی سیرت کانفرنس ثابت نہیں البتہ میلاد ثابت ہے۔ (ملاحظہ ہو: البدایہ والنہایہ)

(6)...ابن الحاج رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1256ء میں ہوئی اور وفات 1336ء میں، کل 80 سالہ زندگی میں ان سے ایک مرتبہ بھی سیرت کانفرنس ثابت نہیں البتہ میلاد ثابت ہے۔ (ملاحظہ ہو: المدخل)

(7)...امام الحافظ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 831ھ میں ہوئی اور وفات 902ھ میں، کل 71 سالہ زندگی میں ان سے ایک مرتبہ بھی سیرت کانفرنس ثابت نہیں البتہ میلاد ثابت ہے۔ (ملاحظہ ہو: انسان العیون)

(8)...حافظ ابن حجر عسقلانی کی ولادت 773 میں۔ اور وفات 852ھ میں کل 79 سالہ زندگی میں ان سے ایک مرتبہ بھی سیرت کانفرنس ثابت نہیں البتہ میلاد ثابت ہے۔ (ملاحظہ ہو: حسن المقصد فی عمل المولد)

(9)...امام شہاب الدین ابوالعباس قسطلانی کی ولادت 851 میں اور وفات 923ھ میں کل 72 سالہ زندگی میں ان سے ایک مرتبہ بھی سیرت کانفرنس ثابت نہیں البتہ میلاد ثابت ہے۔ (ملاحظہ ہو: المواہب اللدنیہ)

(10)...امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 849ھ میں ہوئی اور وفات 911ھ میں، کل 62 سالہ زندگی میں ان سے ایک مرتبہ بھی سیرت کانفرنس ثابت نہیں البتہ میلاد ثابت ہے۔ (ملاحظہ ہو: روح البیان)

(11)...امام نور الدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 975ھ میں ہوئی اور وفات 1043ھ میں، کل 68 سالہ زندگی میں ان سے ایک مرتبہ بھی سیرت کانفرنس ثابت نہیں البتہ میلاد ثابت ہے۔ (ملاحظہ ہو: انسان العیون)

(12)...علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1063ھ میں ہوئی اور وفات 1127ھ میں، کل 64 سالہ زندگی میں ان سے ایک مرتبہ بھی سیرت کانفرنس ثابت نہیں البتہ میلاد ثابت ہے۔ (ملاحظہ ہو: روح البیان)

(13)...امام احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 909ھ میں ہوئی اور وفات 974ھ میں، کل 65 سالہ زندگی میں ان سے ایک مرتبہ بھی سیرت کانفرنس ثابت نہیں البتہ میلاد ثابت ہے۔ (ملاحظہ ہو: انسان العیون)

(14)...ابوالخیر شمس الدین جزري رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 751ھ میں ہوئی اور وفات 833ھ میں، کل 82 سالہ زندگی میں ان سے ایک مرتبہ بھی سیرت کانفرنس ثابت نہیں البتہ میلاد ثابت ہے۔ (ملاحظہ ہو: مواہب اللدنیہ)

(15)...ملا علی القاری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1014ھ) نے پوری زندگی میں ان سے ایک مرتبہ بھی سیرت کانفرنس ثابت نہیں البتہ میلاد ثابت ہے۔ (ملاحظہ ہو: المورد الروی فی مولد النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)

(16)...حضرت مجدد الف ثانی کی ولادت 971ھ میں ہوئی اور وفات 1034ھ میں کل 63 سالہ زندگی میں ان سے ایک مرتبہ بھی سیرت کانفرنس ثابت نہیں البتہ میلاد ثابت ہے۔ (ملاحظہ ہو: مکتوبات مجدد الف ثانی)

(17)...شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 958ھ میں ہوئی اور وفات 1052ھ میں، کل 94 سالہ زندگی میں ان سے ایک مرتبہ بھی سیرت کانفرنس ثابت نہیں البتہ میلاد ثابت ہے۔ (ملاحظہ ہو: مدارج النبوۃ)

(18)...دیوبندی، وہابیوں اور اہل سنت سب کے نزدیک ایک مستند شخصیت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1114ھ میں ہوئی اور وفات 1174ھ میں، کل 60 سالہ زندگی میں ان سے ایک مرتبہ بھی سیرت کانفرنس ثابت نہیں البتہ میلاد ثابت ہے۔
(ملاحظہ ہو: فیوض الحرمین)

(19)...شاہ ولی اللہ کے والد ابو الفیض عبد الرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1054ھ میں ہوئی اور وفات 1131ھ میں کل 77 سالہ زندگی میں ان سے ایک مرتبہ بھی سیرت کانفرنس ثابت نہیں البتہ میلاد ثابت ہے۔ (ملاحظہ ہو: رسائل شاہ ولی اللہ دہلوی)

(20)...دیوبندیوں کے پیر حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1233ھ میں ہوئی اور وفات 1317ھ میں، کل 82 سالہ زندگی میں ان سے ایک مرتبہ بھی سیرت کانفرنس ثابت نہیں البتہ میلاد ثابت ہے۔ (ملاحظہ ہو: کلیات امدادیہ)

(21)...دیوبندی مولوی خلیل احمد سہارنپوری انبیٹھوی 1852ء کو پیدا ہوا اور وفات 1927ء میں ہوئی، کل 75 سالہ زندگی میں اس سے ایک مرتبہ بھی سیرت کانفرنس ثابت نہیں البتہ میلاد ثابت ہے۔ (ملاحظہ ہو: اَلْمُهَنَّد عَلَى الْمُفَنَّد)

(22)...دیوبندیوں کا امام اشرف علی تھانوی 1280ھ کو پیدا ہوا اور 1362ھ کو وفات ہوئی تو کل 82 سالہ زندگی میں ان سے ایک مرتبہ بھی سیرت کانفرنس ثابت نہیں البتہ میلاد ثابت ہے۔ (ملاحظہ ہو: مجالس حکیم الامت)

اب ہم پوچھتے ہیں:

بیان کردہ تمام علماء دیوبندی وہابیوں کے نزدیک مستند ہیں یا نہیں...؟!... اگر ہیں تو ان کی پیروی کیوں نہیں کرتے...؟!

اگر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدعت اور سیرت کانفرنس نیکی کا کام تھا تو ان بیان کردہ علماء نے میلاد کیوں منایا ...؟!یا... اسے جائز کیوں کہا اور سیرت کانفرنس جیسی اہم نیکی کیوں چھوڑ دی...؟!

کیا ان میں نیکیوں کی رغبت موجودہ وہابیوں،دیوبندیوں سے کم تھی...؟!

اگر یہ سب علماء میلاد منانے یا اسے جائز کہنے کے سبب گناہ گار و بدعتی ہوئے تو موجودہ دیوبندی وہابیوں کا ان کی پیروی کرنا اور ان کی کتب کے حوالے بطور دلیل دینا کیسا...؟!

وہابی،دیوبندی اگر تو قرآن و سنت اور اسلاف کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے والے ہوں گے تو ضرور میلاد کو بدعت کہنا چھوڑ دیں گے اور اگر ہمیشہ کی طرح ہٹ دھرمی کریں گے تو اپنے مطلب کی احادیث سے غلط معنی لے کر بقیہ احادیث و اصول کا انکار کر کے اپنے خود ساختہ اصولوں سے میلاد کو بدعت کہتے رہیں گے اور خود سیرت کانفرنسیں کرتے رہیں گے اور ان دیوبندی،فرقوں سے تعلق رکھنی والی جاہل عوام ہمیشہ کی طرح ہر سال پھر وہی پرانی پوسٹیں بے شرمی سے وائرل کرتی رہے گی کہ فلاں کی زندگی میں اتنی مرتبہ بارہ ربیع الاول آیا،فلاں کی زندگی میں اتنی مرتبہ انہوں نے نہیں منایا،اہل سنت کیوں مناتے ہیں؟وہ کیا حضور علیہ السلام سے محبت نہ کرتے تھے؟وہ زیادہ نیکیاں کمانے میں کیا رغبت نہ رکھتے تھے؟وغیرہ وغیرہ۔

واللہ اعلم عزّوجلّ ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

كَتَبَهٗ

ابو احمد مفتی محمد انس رضا قادری

10ربیع الاول 1445ھ 27 ستمبر 2023ء